کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ

(1) جس عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو اسکو دیکھ سکتے ہیں یا نہیں، شرعاً اس کا کیا طریقہ ہے اور یہ بھی بتائیں کہ عورت کو دیکھنا مرد کا حق ہے یا نہیں؟

(2) کیا ایسی عورت پیغام نکاح دینے والے کے لیے زیب و زینت کر سکتی ہے یا نہیں، میں نے احناف کی کئی کتابوں میں دیکھا لیکن مجھے اس کے بارے میں کوئی حکم نہیں ملا، اگر آپ کو معلوم ہو تو بتائیں جزاکم اللہ۔ ویسے فتح الباری میں حضرت سبیعہ رض کی حدیث ہے جس میں آتا ہے کہ انہوں نے شوہر کی وفات کے بعد جب حمل وضع ہوا تو خاطب کیلئے زینت اختیار کی تھی تو کیا اس سے استدلال کر سکتے ہیں۔ فتح الباری ج9 ص: ۴۷۳

عبداللہ احسان
فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی
مہرانی مسجد، کھڈا مارکیٹ، گلی نمبر 4 لیاری کراچی

(جواب منسلک ہے)

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۱۱/۲۱۵۰
مورخہ

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔جس لڑکی کو نکاح کا پیغام دیا جارہا ہو اور واقعۃً اس سے نکاح کا ارادہ بھی ہو تو اس کو ایک نظر دیکھنا جائز ہے، البتہ دیکھنے کے لیے شرعاً کوئی طریقہ مقرر نہیں، شرم وحیاء کے دائرہ میں رہتے ہوئے کوئی بھی مناسب صورت اختیار کی جاسکتی ہے۔

لیکن یہ بات واضح رہے کہ لڑکی کو ایک نظر دیکھنا مرد کا حق لازم نہیں، لہٰذا اگر وہ شخص صاف صاف دیکھنے کا مطالبہ کرے، لیکن عورت کے گھروالے نہ دکھلانا چاہیں تو اس میں مرد کی حق تلفی نہیں؛ لہٰذا اگر لڑکی والوں کی رضامندی سے لڑکی کو ایک نظر دیکھنا ممکن ہو تو دیکھ لیا جائے، ورنہ مرد کے گھر کی تجربہ کار عورتیں لڑکی کو دیکھ لیں، اس کی کیفیت اس کو بتادیں پھر اگر اسے اطمینان ہو تو نکاح کرلے اور اگر شرح صدر نہ ہو تو معذرت بھی کرسکتا ہے۔(ماخذہٗ التبویب ۱۵۹۸/۴۴)

(۲)۔۔۔واضح رہے کہ شریعت نے کچھ مصالح کے پیشِ نظر پیغامِ نکاح دینے والے کے لیے عورت کو ایک نظر دیکھنے کی اجازت دی ہے، لیکن اس کے لیے خصوصی اہتمام کرنا جیسے مجلس قائم کرنا اور لڑکی کو خوب بناؤ سنگھار کرا کر لڑکے والوں کو دکھانا جیسا کہ آجکل بعض جگہ ہوتا ہے، درست نہیں اس سے اجتناب ضروری ہے (ماخذہٗ التبویب ۱۹۰/۷۷) تاہم ایسی صورت میں اگر عورت معمولی زیب وزینت کرلے جیسا کہ عام طور پر گھروں میں خواتین کرتی ہیں تو اس حد تک گنجائش معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

باقی سوال میں "فتح الباری" کے حوالے سے جس روایت کا ذکر کیا گیا ہے تو اس میں اگرچہ یہ بات ہے کہ انہوں نے پیغامِ نکاح دینے والوں کے لیے زیب وزینت اختیار کی تھی، نیز حافظِ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی اس موقع پر مخطوبہ کے زیب وزینت اختیار کرنے کے جواز پر استدلال کیا ہے لیکن یہ بات واضح رہے کہ مذکورہ حدیث میں معمولی زیب وزینت اختیار کرنا مراد ہے، زیب وزینت میں مبالغہ کرنا مراد نہیں، چنانچہ اسی حدیث کے تحت علامہ علاء الدین بن عطار شافعی رحمہ اللہ نے مخطوبہ کے زیب وزینت اختیار کرنے کے جواز کے لیے یہ شرط ذکر کی ہے کہ اس میں لباس اور جسمانی بناوٹ اور ساخت وغیرہ کے اعتبار سے کوئی دھوکا نہ ہو۔

مختصر صحيح الإمام البخاري (٣/ ١٨)

عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة أن أباه كتب إلى عمر بن عبد الله بن الأرقم الزهري يأمره أن يدخل على سبيعة بنت الحارث الأسلمية، فيسألها عن حديثها وعن ما قال لها رسول الله - صلى الله عليه وسلم - حين استفتته؟ فكتب عمر بن عبد الله بن الأرقم إلى عبد الله بن عتبة يخبره أن سبيعة بنت

(جاری ہے۔۔۔

الحارث أخبرته أنها كانت تحت سعد ابن خولة -وهو من بنى عامر بن لؤى، وكان ممن شهد بدرا- فتوفى عنها فى حجة الوداع وهى حامل، فلم تنشب أن وضعت حملها بعد وفاته، فلما تعلت من نفاسها؛ تجملت للخطاب، فدخل عليها أبو السنابل بن بعكك -رجل من بنى عبد الدار- فقال لها: ما لي أراك تجملت للخطاب؛ ترجين النكاح؟! فإنك والله ما أنت بناكح حتى تمر عليك أربعة أشهر وعشر. قالت سبيعة: فلما قال لي ذلك؛ جمعت على ثيابى حين أمسيت، وأتيت رسول الله - صلى الله عليه وسلم -، فسألته عن ذلك؟ فأفتانى بأنى قد حللت حين وضعت حملى، وأمرنى بالتزوج؛ إن بدا لي.

فتح البارى، باب واللائي يئسن من المحيض من نسائكم إن ارتبتم، (٤٧٣/٩)

وفيه جواز تجمل المرأة بعدانقضاء عدتها لمن يخطبها لأن في رواية الزهري التي في المغازي فقال مالي أراك تجملت للخطاب وفي رواية بن إسحاق فتهيأت للنكاح واختضبت وفي رواية معمرعن الزهري عند أحمد فلقيها أبوالسنابل وقد اكتحلت وفي رواية الأسود فتطيبت وتصنعت

العدة في شرح العمدة في أحاديث الأحكام لابن العطار (٣/ ١٣٣٧) للإمام علاء الدين علي بن داود بن العطار الشافعي(٧٢٤)

ومنها: جواز تجمل المرأة للخطاب، بشرط ألَّا يكون فيه زور في ملبس أو خلق؛من تفليج سن،أو وصل شعر،أو تحمير وجنة، أو كثرة مال، أو غير ذلك مما يُرَغِّب في نكاحها عادة؛فإنه كذب وغش،والله أعلم....والله سبحانہ وتعالیٰ اعلم.

محمد اویس

محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۰/جمادی الثانیہ/۱۴۴۱ھ

15/فروری/2020ء

الجواب صحیح

مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

۲۰/جمادی الثانیہ/۱۴۴۱ھ

۱۵/فروری/2020ء

الجواب صحیح

۲۰/۶/۱۴۴۱ھ

الجواب صحیح

۲۰/۶/۱۴۴۱ھ

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

۲۰/۶/۱۴۴۱ھ

دار الافتاء

۲۱۵۰/۱۱

۲۳/۶/۱۴۴۱

۱۸/۲/۲۰۲۰